10613 ـ کیا خاوند پر ضروری ہے کہ وہ بیوی کو برداشت کرے اور طلاق نہ دے

سوال

ہمیں علم ہے کہ نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویاں جہنم میں گئیں، اللہ سبحانہ و تعالی ہمیں اپنے غضب و ناراضگی سے محفوظ رکھے، آمین.
کیا یہ اس بات کی دلیل بن سکتی ہے کہ مردوں کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ ہر وقت اپنی بیویوں کو برداشت کریں، اور انہیں طلاق نہ دیں، میں نے سنا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی کسی بیوی کو طلاق دی تھی.
یہ بتائیں کہ ایک برا سلوک کرنے والی بیوی کو باقی رکھے اور اسے نصیحت کرے، اور اسے چھوڑنے اور اس سے خلاصی پانے میں کیا فرق ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بلا شك و شبہ نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویاں جہنم میں داخل ہونگی، لیکن ان دونوں سے کوئی ایسی چیز ظاہر نہیں ہوئی جو کفر کی طرف لے جاتی ہو، وگرنہ کافرہ عورت کا اپنے نکاح میں رکھنا جائز نہیں کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

اور کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضہ میں نہ رکھو .

ہو سکتا ہے نوح علیہ السلام کی بیوی باطنی طور پر کفر کرتی ہو، یا جب نوح علیہ السلام نے اتنی طویل مدت اپنی قوم کو دین کی دعوت دی اور قوم نے قبول نہ کیا تو ان کی بیوی نے جب دیکھا کہ اس کی ساری قوم کی ہی کفر پر ہے تو وہ بھی متاثر ہوئی اور اس میں شك کرتے ہوئے کہنے لگی: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ نوح علیہ السلام اکیلے ہی مومن ہوں اور باقی سب کافر حالانکہ وہ امت کے اکثر اور جمہور ہیں.

ہو سکتا ہے اس کی کفر خفیہ ہو اور اسی طرح لوط علیہ السلام کی بیوی کا بھی کوئی گناہ بیان نہیں کیا لیکن یہ ہے کہ وہ لوگوں کی لوط علیہ السلام کے مہمانوں کے بارہ میں بتاتی تھی یعنی لوط علیہ السلام کے پاس آنے والے مہمانوں کے ساتھ بدفعلی کرنے کی دعوت دیتی تھی، لوط علیہ السلام کی بیوی کا گناہ یہ تھا، اور یہ بھی ممکن ہے وہ بھی باطن میں کفر رکھتی ہو اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے:

سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ ہی ان لوگوں میں رہی جو عذاب میں رہ گئے تھے .

شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کے جواب کا خلاصہ یہی ہے.

خاوند کے لیے جائز ہے کہ جب کوئی شرعی سبب ہو جس کی بنا پر طلاق دینا جائز ہو مثلا بیوی کا اخلاق صحیح نہ ہو، یا پھر بےدین ہو، یا عفت و عصمت میں نقص ہو، یا پھر وہ خاوند کی خدمت کرنے میں سستی کرتی ہو اگرچہ وہ کافرہ نہ ہو.

لیکن اگر وہ مومن اور صالحہ عورت ہو تو وہ اسے اپنے پاس ہی رکھے اگرچہ اس کی بعض خصلتیں اسے ناپسند بھی ہوں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مومن شخص کسی مومن عورت سے بغض نہیں رکھتا اگر وہ اس کے کسی خلق کو ناپسند کرتا ہے تو دوسرے کو پسند کریگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1496).

اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کی طلاق دینا چاہی تو آپ کو وحی کی گئی کہ:

حفصہ سے رجوع کر لو کیونکہ وہ روزے رکھنے والی اور قیام کرنے والی ہے، اور جنت میں بھی آپ کی بیوی ہے "

امام منذری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.

دیکھیں: عون المعبود شرح سنن ابی داود حدیث نمبر (2283).

خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کی اصلاح کی کوشش کرے اور اس کے لیے اللہ تعالی سے دعا کرے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اس کی اصلاح فرمائے، جب اللہ چاہے تو ٹیڑھی بیوی کی اصلاح فرما دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام کے بارہ میں فرمایا:

اور ہم نے اس کی بیوی کو صحیح کر دیا .

کچھ مفسرین کا کہنا ہے کہ ان کی بیوی زبان دراز تھی یعنی اپنی خاوند کے سامنے زبان درازی کرتی تھی تو اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کی اصلاح فرما دی.

انسان بیوی کو باقی رکھنے کی تکلیف اور کرواہٹ کو برداشت کرتا ہے تا کہ اس سے بڑی چیز یعنی اولاد اور خاندان کو بکھرنے سے محفوظ رکھ سکے.

اس لیے اگر بیوی کا رکھنا اس کو جدا کرنے سے زیادہ نقصان دہ ہو جائے تو پھر اسے طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں "

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم .